بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب میاں صاحب کو حلف اُٹھانے کیلئے

مقابلہ کی دعوت

جناب میاں محمود احمد صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کے الہام مظہر الحق والعلیٰ کا مفہوم بیان کرتے ہوئے یہ کہا ہے :-

"مظہر الحق کے متعلق تو مَیں سمجھتا ہوں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کے عقائد اور آپ کی تعلیمات کو بعض لوگ بگاڑ کر پیش کریں گے وہ بعض غلط عقائد آپ کی طرف منسوب کریں گے اور آپ کے درجہ کو کم کرنے کی کوشش کریں گے ایسی صورت میں وہ ان کا مقابلہ کرے گا اور عقائد حقہ کو جماعت میں قائم کر دے گا" (الفضل ۲۵۔ اپریل ۱۹۴۴ء)

مگر تعجب یہی کہ ان "عقائد حقہ" پر بحث کیلئے جناب میاں صاحب کو سالہا سال سے دعوت دی جا رہی ہے چیلنج دیئے جا رہے ہیں اور وہ میدان مقابلہ میں نہیں نکلتے۔ یہاں تک کہ آخری مرتبہ اس مقابلہ کی دعوت دیتے ہوئے مَیں یہ بھی لکھ چکا ہوں کہ ان دلائل کے صحیح یا غلط ہونے پر مَیں صرف ان کے اپنے مریدوں کو حکم بنانے کے لئے تیار ہوں جس شخص میں یہ جرأت نہیں کہ وہ اپنے عقائد کے دلائل پر اپنے ہی مریدوں کے فیصلہ کو منظور کرے وہ دل میں خوب جانتا ہے کہ اس کے پاس دلائل کوئی نہیں بجائے

www.alahmadiyya.org

اس لئے کہ اصول محکم کے ماتحت عقائد پر بحث کی جائے مریدوں کو متشابہات اور خوابوں کے چکر میں پھنسایا ہوا ہے۔

میں اس بحث کو اب بہت ہی مختصر کرتا ہوں۔ میاں صاحب اور ان کے مریدوں کو یہ مسلم ہے کہ ۱۹۰۱ء تک حضرت مسیح موعودؑ کے عقائد وہی تھے جو آج جماعت لاہور کے عقائد ہیں۔ یعنی حضرت مسیح موعودؑ کا دعویٰ نبوت کا نہ تھا مجددیت کا تھا۔ اور آپ اپنی طرف دعویٰ نبوت منسوب کیا جانے کو اپنے اوپر افترا قرار دیتے تھے اور آنحضرت صلعم کے بعد مدعی نبوت کو لعنتی قرار دیتے تھے۔ اور اپنے دعوے کا انکار کرنے والے کو بھی کافر قرار نہ دیتے تھے۔ آپ کے اپنے الفاظ ہیں:-

"نبوت کا دعویٰ نہیں بلکہ محدثیت کا دعویٰ ہے جو خدا تعالیٰ کے حکم سے کیا گیا ہے (ازالہ اوہام صفحہ ۴۲۱)

"ہم بھی مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں" (مجموعہ اشتہارات حصہ سوم صفحہ ۲۲۴)

"ابتداء سے میرا یہی مذہب ہے کہ میرے دعوے کے انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر یا دجال نہیں ہو سکتا" تریاق القلوب صفحہ ۱۳۰)

لیکن جناب میاں صاحب کا دعویٰ ہے کہ ۱۹۰۱ء میں حضرت مسیح موعودؑ نے اپنا عقیدہ بدل لیا۔ بعض وقت یوں بھی کہا جاتا ہے کہ ۱۹۰۱ء میں آپ کو نبوت کے مفہوم کا پتہ لگا[۱]۔ گویا بارہ سال تک باوجود مسیح موعود اور مہدی اور حکم و عدل ہونے کے آپ کو یہ بھی معلوم نہ تھا کہ نبی کس کو کہتے ہیں اور محدث کس کو۔

تو اب سوال صرف واقعات کا رہ جاتا ہے۔ کیا ۱۹۰۱ء میں بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنے دعویٰ میں تبدیلی کر لی تھی؟ اسلئے عقائد کی بحث کی بھی کوئی ضرورت نہیں۔ ۱۸۹۱ء میں جب حضرت مسیح موعود کے دعوے میں ایک تبدیلی ہوئی اور وہ بھی صرف اسقدر کہ پہلے آپ حضرت مسیح کو دوسرے مسلمانوں کی طرح زندہ مانتے تھے اور پھر اس بات کے قائل ہو گئے کہ حضرت

[۱] حقیقۃ النبوت صفحہ ۱۲۱

عیسیٰ وفات پاگئے ہیں اور آنیوالا مسیح جو ایک مجدد سے بڑھ کر نہیں میں ہی ہوں تو دنیا میں ایک شور برپا ہو گیا۔ آپ کے مریدوں میں بھی اور دوسرے مسلمانوں میں بھی یہ تو ایک چھوٹا سا انقلاب تھا۔ مسیح کی حیات وفات کا مسئلہ جس میں آپ سے پہلے بھی مسلمانوں میں دونوں باتوں کے قائل نظر آتے تھے۔ پھر ایک فروعی مسئلہ لیکن جہاں اتنا بڑا انقلاب آیا کہ نبوت جس کو بند شدہ مانتے تھے اسے جاری ماننے لگے۔ دعویٰ نبوت جسے پہلے اپنے اوپر دشمنوں کا افترا قرار دیتے تھے اب خود وہی دعوے کرنے لگے۔ مدعی نبوت کو لعنتی کہتے کہتے خود مدعی نبوت بن گئے روئے زمین کے کلمہ گو کافر قرار دیدیئے۔ یہ فروع دین میں نہیں اصول دین میں ایک تبدیلی تھی۔ اتنے بڑے اصولی انقلاب کے وقت کیا ممکن ہے کہ غیر تو ایک طرف رہے مریدوں تک کو پتہ نہ لگے؟

اس کی شہادت کہ ۱۹۰۱ء میں ایسی تبدیلی ہوئی تھی طلب کرتے ہمیں تیس سال ہو گئے ہم نے خود ستر آدمیوں کی حلفی شہادت بالفاظ ذیل پیش کی کہ

"ہم اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ کبھی ہمارے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں آئی کہ ۱۹۰۱ء میں حضرت مسیح موعود نے اپنے دعوے میں تبدیلی کی"

اور حالانکہ تعداد کے لحاظ سے قادیان کی جماعت ہم سے شاید پچاس گنا تھی ہم نے اسی قدر یعنی ستر آدمیوں کی شہادت اس جماعت سے طلب کی کہ وہ خدا کی قسم کھا کر یہ کہدیں کہ ۱۹۰۱ء میں انہوں نے اپنا عقیدہ دربارہ نبوت حضرت مسیح موعودؑ تبدیل کر لیا تھا اور کہ ۱۹۰۱ء سے پہلے وہ بلاشبہ نبوت کو بند مانتے تھے حضرت صاحب کا دعویٰ نبوت کا نہیں بلکہ محدثیت کا مانتے تھے۔ دعوے نبوت کو آپ پر افترا قرار دیتے تھے لیکن ۱۹۰۱ء میں وہ یہ ماننے لگ گئے کہ آنحضرت صلعم کے بعد نبوت جاری ہے اور حضرت مرزا صاحب خود مدعی نبوت ہیں بالآخر ہم نے یہاں تک بھی لکھا کہ ستر نہیں ایک آدمی ہی یہ حلفی شہادت ادا کرے مگر

ایک آدمی بھی ایسا نہ نکلا — اب میں کہتا ہوں کہ اور کوئی نہیں تو جناب میاں صاحب خود ہی حلفی شہادت دیں قسم کھا کر صرف اتنا اعلان کر دیں کہ انہوں نے خود سنہ ۱۹۰۱ء میں اپنا عقیدہ دربارۂ نبوت مسیح موعودؑ تبدیل کر لیا تھا۔ اور واقعی سنہ ۱۹۰۱ء سے پہلے وہ نبوت کو آنحضرت صلعم پر ختم مانتے تھے اور دعویٰ نبوت کرنیوالے کو کافر اور لعنتی قرار دیتے تھے اور حضرت مسیح موعودؑ کو وہ محض ایک مجدد مانتے تھے مگر سنہ ۱۹۰۱ء میں ایک غلطی کا ازالہ نکلنے پر انکا یہ عقیدہ ہو گیا تھا کہ آنحضرت صلعم کے بعد سلسلہ نبوت جاری ہے اور حضرت مسیح موعودؑ مجدد نہیں بلکہ نبی ہیں اور روئے زمین کے کل کلمہ گو کافر ہو گئے ہیں۔

میں اس سے بھی آگے ایک قدم اٹھاتا ہوں اور جناب میاں صاحب کو یہ دعوت دیتا ہوں کہ احقاق حق کیلئے وہ ایک عام مجلس میں سنہ ۱۹۰۱ء میں تبدیلی کے متعلق اپنے دلائل پیش کریں اور میں اس بات پر دلائل پیش کروں گا کہ ایسی تبدیلی کوئی نہیں ہوئی اس کے بعد جناب میاں صاحب یہ حلف اٹھائیں کہ ان کے عقائد جو انہوں نے "آئینہ صداقت" کے صفحہ ۳۵ پر لکھے ہیں واقعی وہی ہیں جو حضرت مسیح موعود کے عقائد تھے[1]۔ اور میں یہ حلف اٹھاؤں گا کہ انکے یہ عقائد حضرت مسیح موعود کے عقائد کے خلاف ہیں اگر وہ موکد بعذاب حلف اٹھائیں تو میں بھی موکد بعذاب حلف اٹھاؤں گا+

خاکسار - **محمد علی**

(۸ - مئی سنہ ۱۹۴۴ء)

امیر جماعت احمدیہ لاہور

---

[1] آئینہ صداقت مطبوعہ سنہ ۱۹۲۱ء کے صفحہ ۳۵ پر جناب میاں صاحب نے یہ اعلان کیا ہے "اول یہ ..... کہ حضرت مسیح موعود ..... فی الواقع نبی ہیں۔ دوم یہ کہ آپ ہی آیت اسمہ احمد کی پیشگوئی مذکورہ قرآن کریم (سورۂ صف آیت ۶) کے مصداق ہیں۔ سوم یہ کہ کل مسلمان جو حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کا نام بھی نہیں سُنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ میرے یہ عقائد ہیں"۔